شیخ الحدیث مولانا معز الحق بھی چلے گئے

مولانا عزیز الرحمٰن عظیمی

مولانا معز الحق صاحب تقسیم ہند سے قبل از ہر الہند دار العلوم دیوبند سے فیض حاصل کرنے والی اس جماعت کے ایک فرد، اور نصف صدی قبل غروب ہونے والے آفتاب علم ومعرفت شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے ان چند تلامذہ میں سے ایک تھے جن کا اِستناد واعتماد مسلّم تھا، جن کی مشیخت ومرجعیت اس سلسلہ ذہبیہ کی قبولیت کی علامت اور للّٰہیت کی نشانی تھی، شیخ معز الحق صاحب کو حضرت مدنی سے صرف تلمذ کا ہی نہیں خلافت اور مراسلت کا بھی شرف حاصل تھا ان کے علاوہ فقیہ ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی سے بھی انہوں نے پوری صحیح بخاری کا درس لیا، پاکستان آنے کے بعد محدثِ شہیر مولانا نصیر الدین غورغشتوی (شارحِ مشکاۃ) سے سال بھر پوری صحاحِ ستہ بھی درساً پڑھی۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا معز الحق صاحب کی عمر ۹۵ سال سے متجاوز تھی، ان کی پوری زندگی درس وتدریس اور خدمتِ دین میں گزری، ساٹھ برس تک تو وہ صحیح بخاری شریف پڑھاتے رہے جب کہ کئی سال پوری صحاح ستہ پڑھانے کا بھی انہیں اعزاز حاصل ہے، ملک بھر میں ان کے ہزاروں شاگرد ہیں، جن میں دیگر کے علاوہ مولانا محمد خان شیرانی (امیر جمعیت علماء اسلام بلوچستان) مولانا امان اللہ خان (امیر جمعیت سرحد ممتاز عالم مولانا محمد امیر (بجلی گھر) اور مولانا مقصود اللہ صاحب (شیخ الحدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک) بھی ہیں۔ ملک کے طول وعرض سے علماء ان سے سندِ حدیث لینے جاتے تھے اور خود کہیں جاتے تو سند اور نسبت حاصل کرنے کے لئے اہل علم اور اربابِ ذوق کا تانتا بندھ جاتا تھا۔ پہلے طبعی کم آمیزی اور بے نفسی کے باعث بیعت نہیں کراتے تھے تاہم گذشتہ قریباً دس سال سے رشتہ داروں اور محبین شدید اصرار پر محدود اِجازت دینی شروع کردی تھی۔ آپ اپنے دیگر تین بھائیوں اور کئی عزیزوں کے ہمراہ اُس وقت صوبہ سرحد کے پسماندہ علاقے ''زیزارئی'' (کالا ڈھاکہ) سے ہندوستان گئے تھے جب ابھی پاکستان نہیں بنا تھا اور دینی علوم کا ذوق وشغف رکھنے والے زادِ راہ اور سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے وہاں تعلیم حاصل کرنے جاتے تھے۔

پھر انہوں نے اور ان کے چھوٹے بھائیوں مولانا زین العابدین اور مولانا سراج الحق تینوں نے دار العلوم

دیوبند سے فراغت پائی۔ مولانا سراج الحق صاحب مفکرِ اسلام مولانا مفتی محمود کے رفقاء اور بلند علمی وسیاسی رہنماؤں میں سے تھے، جب کہ مولانا زین العابدین مرحوم، حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب کے رفیقِ درس تھے اور غضب کے ذہین وذی استعداد...... حضرت شیخ سے بارہا اُن کا دلچسپ تذکرہ سنا ہے۔

مولانا معز الحق صاحب مرحوم گذشتہ ایک طویل عرصے سے صوبہ سرحد کے علاقے ہنگو کے ایک بڑے مدرسے دار العلوم عربیہ ٹل میں شیخ الحدیث تھے، وہ اسلامی علوم وفنون میں سند کا درجہ رکھتے تھے اور کیوں نہیں جو ایک ایک کتاب چالیس پچاس سے زائد مرتبہ پڑھا چکے تھے۔ مگر اس کے باوجود حیا اور تواضع کے پیکر کامل تھے۔

علاقہ کے لوگ ان سے بے پناہ محبت وعقیدت رکھتے تھے، جہاں کہیں سڑک پر یا بازار میں وہ نظر آتے لوگ احتراماً ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوجاتے۔ کوئی انہیں نام سے نہیں جانتا تھا، ہر کوئی شیخ صاحب اور استاذ جی کے نام سے پکارتا اور ذکر کرتا تھا۔ نقاہت کی وجہ سے کافی عرصے سے امامت چھوڑ دی تھی اور مشغلۂ تدریس بھی ترک کر کے آرام کرنا چاہ رہے تھے مگر مدرسہ والے اور اہل علاقہ کسی قیمت پر اس کے لیے تیار نہ تھے اس کی وجہ ظاہر ہے اُن کی پاکیزہ زندگی اور ان کی ذات میں رچی بسی قوم کی ہمدردی وغم گساری کی صفت تھی۔

ایک دفعہ سب چھوڑ چھاڑ کر جب پشاور چلے گئے تو اہل علاقہ انہیں منانے ایک بڑا جرگہ لے کر گئے اور وہاں جب کافی کچھ غور وخوض کے باوجود بات نہیں بنی تو جرگے کے مشر (نمائندے) نے یہ آخری بات کہہ کر سب کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا کہ ایک شرط پر ہم آپ کو جانے دے سکتے ہیں، آپ ہمارے ساتھ جائیں ہم آپ کو ایک بڑی گاڑی میں بٹھادیں گے اور ہم سب سڑک پر لیٹ جائیں گے وہ آپ کی گاڑی ہم سب کے اوپر سے گزر جائے گی پھر بے شک آپ جائیں اور کبھی نہ آئیں، اس انوکھی "تجویز" پر سب حاضرین آبدیدہ ہوگئے اور آپ پھر مجبور واپس آئے اور پھر تادمِ مرگ یہیں رہے۔ شیخ صاحب لاولد تھے، پر ان کے عزیزوں، شاگردوں اور محبین نے کبھی انہیں یہ محسوس نہ ہونے دیا، ان کی اہلیہ اور بھاوج شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کی بھتیجیاں اور مولانا عبید اللہ سندھی صاحب کے رفیقِ خاص مولانا محمد علی لاہوری کی صاحب زادیاں ہیں، دونوں بہنیں حیات ہیں، ان کی دو بہنیں اور ہیں، ایک ہمارے دوست، اور اسی دار العلوم عربیہ ٹل کے ناظمِ تعلیم مولانا زاہد پشاوری کی والدہ ہیں اور ایک مولانا عبد اللطیف اسکندر کی والدہ ماجدہ......

غرض یہ پورا خاندان ایک بلند علمی اور تاریخی خانوادہ ہے اور اس میں پھر سب سے معتبر اور محترم نام حضرت شیخ الحدیث مولانا معز الحق کا ہے جن کو جمعہ ۳ صفر ۱۴۳۰ھ کی رات تہجد کے لئے اٹھنے کے دوران برین ہیمبرج کا اٹیک ہوا اور ہفتے کی صبح یہ صاحب علم ومعرفت بزرگ ہم سے جدا ہوگئے اور اپنے خاندان اور ہزاروں شاگردوں سمیت پورے ملک کے علمی اور دینی حلقوں کو سوگوار چھوڑ گئے۔

اک چراغ اور بجھا اور تاریکی بڑھی

☆☆☆